

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳ روپے)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد سہیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹرز
نیو منزل وارث روڈ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے لائیرس روڈ۔ لاہور مینیجر

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے۔
اور مضامین واشتہارات
وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹرز
ارسال فرماکر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۸ جولائی ۱۹۲۴ء	نمبر ۲۹

منقول از روزنامچہ سفر چوہدری غلام حیدر صاحب

گذشتہ سے پیوستہ

۷ اگست ۱۹۲۰ء۔ برٹش کیمپ میں کرنل تل کی ملاقات کو گیا۔ چاء بھی وہیں پی۔ واپسی پر مسٹر علی حسین سے ملاقات ہو گئی۔ یہ پہلے عراق میں مقیم تھے اب رخصت لیکر ہندوستان جا رہے ہیں۔ انبالہ کے باشندے ہیں۔ ذی علم اور متین ہیں۔ جو وقت اُن کی صحبت میں گذرا پُر لطف گذرا۔ ایک دلچسپ مبحث پر گفتگو ہوئی۔ یعنی عشق صادق کی تعریف بیان کیگئی۔ ہم دونوں اپنے اپنے نکتہ خیال پر جمے رہے۔ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ دلیلیں اور نظیریں پیش ہوتی رہیں۔ مگر مسئلہ پیچیدہ اور وقت کم تھا ناتمام چھوڑنا پڑا۔ واپس لوٹ کر ہندوستان خطوط لکھے۔

۸ اگست ۱۹۲۰ء جہاز "اورٹاوا" جو ساحل پر ہماری آمد کا منتظر تھا۔ آج اپنے آغوش میں ہمیں لینے کو ہے۔ قیام گاہ میں رختِ سفر کو ترتیب دینے میں مصروف ہیں۔ مختصر اسباب کو اور بھی مختصر کرنے کی ضرورت ہو۔ چنانچہ ایسا کیا اور جانے سے قبل اسباب کو بذریعہ ریل بندرگاہ سویز پر پہنچا دیا۔ گھنٹہ بھر خود روانہ ہوئے۔ گیارہ بجے کے قریب جہاز میں سوار ہوا۔ یہ جہاز نہایت وسیع اور نفیس ہے۔ اس کی جسامت غیر معمولی ہے۔ دوران جنگ میں بحری توپیں نصب کرکے اس سے جنگی جہاز کا کام لیا گیا تھا۔ اصل ساخت بھی عام جہازوں کی نہیں۔ کیونکہ یہ ان سمندروں کے لئے مخصوص ہے جہاں تلاطم کے سبب معمولی جہاز نہیں چل سکتے۔ کپتان جہاز سے معلوم ہوا کہ اس نے بارہا انگلستان سے امریکہ اور امریکہ سے آسٹریلیا کا سفر کیا ہے۔ محض اتفاق ہے کہ اس کو یہ چھوٹا سا سفر کرنا پڑا۔ مگر بایں ہمہ اوصاف دقت یہ ہے کہ یہ صرف انگریزی مسافروں کے لئے مخصوص ہو۔ اس لئے اس میں ساز و سامان کے علاوہ جو مغربی مذاق کے مطابق ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ تمام ملازمین تک گورے ہیں۔ کوئی ہندوستانی خلاصی تک نظر نہیں آتا۔ بحری سفر سے ہندوستانی بہت خائف رہتے ہیں اور یہ امر تعجب خیز نہیں۔ کیونکہ ہمارا ملک جزیرہ نہیں ہے۔ سمندر کا نظارہ ہمیں ساحل ہی سے بھلا معلوم ہوتا ہے اور بحری سفر کا خیال آتے ہی بے ساختہ یہی زبان سے نکلتا ہے۔ ع۔ اگر خواہی سلامت برکنار است۔

بحری سفر بری سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ جہاز سازی اور جہاز رانی کے فنوں نے حیرت انگیز ترقی کی ہے مگر اس شعبہ میں انہیں لوگوں نے نمایاں خدمات انجام دی ہیں جو یا تو کسی جزیرے کے باشندے ہیں۔ یا ان کے شہروں کے رہنے والے ہیں جو ساحل بحر پر واقع ہیں۔ سچ ہے۔ "ضرورت ام الایجاد ہے۔ جس ایوانِ علم وحکمت میں کسی قوم کو باریاب کرنا ہو۔ اُس کا سہل ترین طریقہ یہی ہے کہ اس کے دلکش مناظر ابتدائی درس میں شامل کئے جائیں۔

چوہدری غلام حیدر۔

نور افشاں

مطبوعہ ۱۸ جولائی ۱۹۲۴ء

ینابیع المسیحیت

مسیحیت ترکِ عمل اور دعوتِ عمل دونوں ہے

ہم مسیحیت کی تعریف و توضیح میں جو کچھ ابھی کہہ چکے ہیں اُس پر عنوان بالا کے اضافہ کی ضرورت ہے اور یہ عنوان مسیحیت کے ترکِ عمل اور دعوتِ عمل کا مفہوم ہے جس کی کیفیت انجیل مقدس میں بیان ہوئی ہے مسیحیت فہم صاحبان کی آگاہی کے لئے یہاں پر اختصاراً اس کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ مسیحیت ترکِ عمل کی جان ہے۔ جو اصحاب انجیل مقدس سے واقف ہیں وہ اس بات کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ یسوع مسیح نے بعض عقائد و اعمال سے نہ صرف پرہیز کیا بلکہ اُن کو ترک کیا۔ ایسا ترک کیا کہ زندگی بھر اُن سے نفرت کمال کی۔ ان عقیدوں اور عملوں سے اڑے سے اڑے وقت نازک سے حالت میں ہرگز فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہ کی۔ اُس نے جو کچھ باپ کی مرضی کے خلاف۔ جو کچھ بنی نوع انسان کی محبت و نیکی و بہبودی کے خلاف تھا۔ جو کچھ اس کی معلومہ صداقت کے خلاف تھا جو کچھ گناہ و زنا یا کسی خود غرضی وغیرہ کے نام سے نامزد کیا جا سکتا ہے اس سے کبھی میل ملاپ نہ کیا۔ آپ نے اپنے عقائد و عمل سے ایسا خارج کیا کہ اُس کی نظروں میں گویا اس کی ہستی ہی کچھ نہ تھی۔ وہ لاثانی تارک العمل بتعاوہ یکا عدم تعاونی بلکہ عدم تعاون کے اصول کا بانی اور پہلا عامل تھا۔ اس کی مسیحیت اسی وجہ سے ترکِ عمل کی زندہ اور جیتی جاگتی تصویر ہے۔

۲۔ مگر اس کی مسیحیت ترکِ عمل کے ساتھ دعوتِ عمل کی بھی لاثانی مثال ہے۔ اس کی مسیحیت صرف دوسروں [illegible]چھے اچھے احکام کے بوجھ باندھنے والی نہ تھی۔ دوسروں کے لئے فرض و واجب کے حدود و قیود مقرر کرنے والی نہ تھی۔ بلکہ جو کچھ دوسروں کے لئے تجویز کیا کرتی تھی اُس پر خود عمل پیرا تھی اُسے اپنے عقائد و تعلیم پر عامل ہونے کا اس قدر اصرار تھا کہ اُس کو دنیا کی تمام طاقت روکنے سے عاجز تھی۔ اُس کے نزدیک جو کچھ نیکی و خیر تھی اس کی زندگی کی تمام طاقت و قوت اُس پر ہر دم قربان و فدا ہونے کو تیار تھی وہ دنیا میں تمام راستبازی کو پورا کرنے آیا۔ وہ دنیا میں توریت و انبیاء کو پورا کرنے آیا۔ وہ دنیا میں باپ کی مرضی کو پورا کرنے آیا اُس نے خود دنیا کو دعوتِ عمل دی اور خود ہی اُس پر عمل کر کے دکھا دیا۔ اُس کی مسیحیت ترکِ عمل اور دعوتِ عمل دونوں ہے۔ اُس کی انجیل ترکِ عمل اور دعوتِ عمل کا نقشہ ہے۔ دنیا میں اس اعتبار سے مسیحیت لاثانی ہے کہ اس کا بانی اپنی شخصیت میں اپنے علم و معلومات میں۔ اپنے عقائد و تعلیم میں۔ اپنے طریقِ عمل میں۔ اپنی زندگی کے انجام و نتائج میں اپنی آپ ہی مثال ہے مسیحیت اس مقدس ہستی کا ترجمہ ہے۔ ان معانی کی مسیحیت سے کسی مسیحی کو انکار نہیں ہو سکتا ہے۔ مسیحیت کا ترکِ عمل اور مسیحیت کی دعوتِ عمل ہی مسیحیت کے مخالفوں کے لئے خوفناک اور ناقابلِ عمل چیزیں ہیں۔ مگر یہی مسیحیت کی جان ہیں۔ ان دو باتوں کو مسیحیت سے جدا کر دو تو مسیحیت آج دنیا کے دیگر مذاہب کی طرح بے جان ہو جاتی ہے مسیحیت کا ترکِ عمل نہایت زور ہے۔ ترکِ قرابت پر زور ہے متی ۱۰: ۳۷ ترکِ خودی پر زور ہے متی ۱۰: ۳۸۔ ترکِ انتقام یا ترکِ مزاحمت پر زور ہے متی ۵: ۳۹۔ ترکِ دشمنی یا عداوت پر زور ہے متی ۵: ۴۴ ترکِ تفکر پر زور ہے متی ۵: ۲۵-۳۲ وغیرہ اور دعوتِ عمل پر نہایت ہی زور ہے متی ۱۰: ۳۸ وغیرہ۔ اور یسوع مسیح کی یہ تمام تعلیم عالمگیر مذہب اور اُس کے عالمگیر عقائد کے موافق ہے جو پیشتر ذکر ہو چکے ہیں۔ پس اگر مسیحیت کے ترکِ عمل کو یا مسیحیت کے دعوتِ عمل کو مسیحیت سے الگ کر دیا جائے تو مسیحیت کا کچھ باقی نہیں رہ سکتا۔ پس مخالفین کی نگاہ میں مسیحیت اس لئے قابلِ اعتراض نہیں کہ اس کی تعلیم غلط ہے۔ پر اس لئے قابلِ اعتراض ہے کہ اس کا ترکِ عمل اور اُس کی دعوتِ عمل ہر دو دنیا پرستوں کے لئے ناقابلِ عمل ہیں۔ یہی وہ بات ہے جو مسیحیت کی الٰہی اصل ہونے کی شاہد ہے پر اُس کے ساتھ ہی مسیحیت کے بانی کی اس بات میں کمالیت ہے کہ جس حقیقت کو غیر مسیحی دنیا ناقابلِ عمل مانتی آئی ہے مسیحیت کے بانی نے اور اس کے معتقدوں نے اس پر عمل پیرا ہو کر دکھایا ہے مسیحیت میں یہ لاثانی کمال ہے جس سے دیگر مذاہب خالی ہیں۔

جو کچھ مسیحیت کی بابت ہم کہہ چکے ہیں۔ وہ مسیحیت کا محض اختصار ہے تو بھی ہم معانی مذکورہ کی مسیحیت کی بابت یہ بات دلیری سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس مسیحیت کا وارث ہو جائے وہ مسیحی عقائد ناموں سے وہ مسیحی تہواروں اور عیدوں اور رسموں سے ناآشنا بھی ہو تو بھی وہ شخص مسیحی ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ایسے شخص کو مسیحی جماعتیں شاید اپنی شمولیت

کا فخر حاصل نہ کرنے دیں تو بھی وہ شخص مسیحی رہ سکتا ہے۔ اسے مسیحیت سے محروم کرنیوالا کوئی نہیں ہے۔

احمدیت کے لاہوری میگزین پر تحقیق الاسلام کا گولا

احمدیت کے لاہوری قلعہ کی ترپ جو جنگیوں کی توپ کے مشابہ ہے اور جو "پیغام صلح" کے نام سے مشہور ہے جو ہمیشہ قادیانی گولا بارود کا استعمال کر کے آجتک مسیحیوں اور تمام کے لاعلم مسلموں میں نام پیدا کر رہی ہے وہ کئی ہفتوں سے "تحقیق الاسلام کی تنقید" کے عنوان سے مسیحیوں پر دنادن گولاباری کرتی رہی ہم خاموشی سے سنتے رہے۔ آخر سبب دریافت کرنا پڑا کہ احمدیت کے لاہوری میگزین کو کیوں آگ لگ رہی ہے۔ پیغام کا زمین و آسمان کیوں دھواں دھار ہو رہا ہے۔ آخرکار دھوآں کی بدبو سے پتہ چلا کہ قادیانی گولا بارود کا میگزین اڑ رہا ہے۔ پیغام صلح کا عملہ حواس باختہ تحقیق الاسلام کے خلاف شور و غوغا کر رہا ہے۔ کسی مہربان نے تحقیق الاسلام کا گولا لاہور کے قادیانی کیمپ میں پھینک دیا اس کے صدمہ سے احمدیت کی پناہگاہیں منہدم ہوگئیں کچھ باقی نہ بچا۔ میدان صاف ہوگیا۔ پیاز صفت حقیقت برہنہ نکل آئی ہے اسلام و مسلمانی کی نمائش کافور ہوگئی۔ ہمیں احمدی احباب سے کمال ہمدردی ہے۔

دوسرے لفظوں میں مطلب

ناظرین کرام شائد ہمارا مطلب نہ سمجھے ہوں ہم پھر دوسرے لفظوں میں اپنا مطلب ادا کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ کسی مہربان دوست نے "تحقیق الاسلام پر تنقید" کے عنوان سے ایک طویل مضمون لکھ کر پیغام صلح کے دفتر میں کسی دوسرے دوست کی معرفت بھجوا دیا۔ پیغام صلح کے عملہ نے اسے بمنزلہ القاء و الہام و وحی جانکر اپنے اخبار کے کالموں میں شائع کرنا شروع کر دیا۔ اس کے سات نمبر شائع ہو چکے ہیں شاید ایک نمبر باقی ہے۔ لاہوری احمدی دوستوں نے "تحقیق الاسلام کی تنقید" [illegible] ہے وہ تمام زہر اگل دیا ہے جو زندگی بھر ان کے [illegible] مسیحیت کے خلاف اگلتے رہے تھے۔ اس کفر گوئی سے احمدیت کی پیغام صلح نامی توپ نے قرآن و اسلام محمدی اور حضرت محمد کی وہ ہتک و توہین و تکذیب کی ہے۔ جس کی مثال حضرت محمد کے زمانہ کے کفار و مشرکین وغیرہ کی وہ تکفیر و تکذیب ہی ہو سکتی ہے جو انہوں نے قرآن و اسلام محمدی کی کی تھی۔ اس وجہ سے پیغام صلح کا تمام عملہ کفران قرآن و اسلام محمدی کا مرتکب ہو گیا ہو جس کا ہم ذکر کیا چاہتے ہیں

تحقیق الاسلام پر تنقید

عنوان مذکور کا مطلب مکتبوں کے بچے بھی سمجھ سکتے ہیں کہ نقاد نے تحقیق الاسلام پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہوگا۔ اسے رد کیا ہوگا یا پسند کیا ہوگا پیغام صلح سات نمبر شائع کر چکا ہے۔ جنکو ہم نے بغور پڑھا۔ مشکل سے ایک نمبر کا مضمون باقی ہوگا جسے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ تمام تحریر میں نقاد صاحب نے کتاب کے دعاوی کو چھوا تک نہیں۔ یا تو آپ نے کتاب کو بغیر پڑھنے کے تنقید لکھ ماری یا بغیر سمجھنے کے لکھ ماری۔ یا سمجھ کر کتاب کو لاجواب معلوم کر کے تنقید لکھی۔ خواہ کوئی سبب ہو مگر ایک بات بالکل صاف ظاہر ہوتی ہے کہ پیغام صلح کے نقاد نے تحقیق الاسلام پر ہرگز تنقید نہیں کی۔ بلکہ مسیحیوں کی بائبل پر مسیحیوں کے عقائد پر تنقید کی ہے۔ جس میں نقاد صاحب نے بائبل اور مسیحی عقائد پر وہی پرانے اور بوسیدہ اور عرب گلے اعتراض اٹھائے ہیں جن کا جواب سینکڑوں دفعہ مسیحی دے چکے ہیں۔ پس پیغام صلح کے نقاد نے ہرگز تحقیق الاسلام پر تنقید نہیں کی صرف مسیحیوں اور ان کے عقیدوں اور بائبل کے خلاف گوہر افشانی کی ہے۔ پر تحقیق الاسلام کا ان مطالب سے واسطہ نہ تھا۔ وہ تو اسلام کی تحقیق ہے نہ تحقیق بائبل یا مسیحیت

تحقیق الاسلام پر تنقید لکھنا کام رکھتا ہے

جناب خواجہ عباد اللہ صاحب اختر بی۔ اے تحصیلدار پاکستان کے ہم دل سے مداح ہیں کہ ان میں حقیقت کی کچھ غیرت و حمیت تو ظاہر ہوئی۔ سرکاری افسر ہو کر آپ نے تحقیق الاسلام پر کچھ تو لکھ مارا خواہ جو کچھ لکھا وہ فضول ہی لکھا تو بھی خاموش نونہ سے ہماری نظر میں آپ لاہوری اور پنجاب کے دیگر نام کے مسلم علماء سے بہر صورت اچھے رہے۔ احمدیت کے آفتاب و مہتاب جناب مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب جیسے تو سکوت ہی اختیار کر بیٹھے اور تحقیق الاسلام مفت پا کر ہضم کر گئے۔ ڈکار تک نہ لیا جناب اختر صاحب بولے اور مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کی طرح بولے۔ اگرچہ بے محل اور بے موقع اور خارج از بحث باتیں بولے۔ مگر ان آپ کے پاس کچھ نہ کہنے کو تھا ہی کیا۔ وہی کچھ تھا جو لکھ مارا۔ عمر بھر کا اندوختہ تھا جو آپ نے حوالہ قلم کر دیا۔ ہم بھی خواجہ صاحب کی مردانگی کی داد دیتے ہیں۔

تحقیق الاسلام کی تنقید کا خلاصہ

جناب اختر صاحب نے نسبت قرآن جو کچھ لکھا۔ اس کا لب لباب ذیل میں دیا جاتا ہے جس سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی ہے کہ وہ اصل



تحقیق الاسلام ایک لاجواب کتاب ہے۔ جس پر ذیل کی وجوہات شاہد ہیں۔

۱۔ معزز ناقد نے اپنی تمام تنقید میں تحقیق الاسلام کے کسی ایک دعوے کو نہ ہاتھ لگایا ہے نہ اس کی اسلامی مسلمات سے تردید کی ہے۔

۲۔ اس کے سوا آپ نے اپنے استدلال میں قرآن کی جن آیات سے کام لیا ہے اُن سے تحقیق الاسلام سے تخالف وتضاد کی صورت پیدا کر دکھائی ہے پھر اس تخالف وتضاد کی کہیں صفائی پیش نہیں کی۔

۳۔ مزید براں آپ کا لائق ناقد تحقیق الاسلام کو تحقیق المسیحیت سمجھ کر اپنی تمام تنقید مسیحیوں کے بد دیانت و بد عقائد ثابت کرنے میں۔ بائبل کے محرف اور ناقابلِ اعتبار کتاب ثابت کرنے میں ختم کر گیا ہے۔ اور نہیں سمجھا ہے کہ ان تمام باتوں کا تعلق تحقیق المسیحیت سے ہو سکتا ہے۔ پر تحقیق الاسلام سے تل برابر علاقہ نہیں ہے۔

۴۔ آپ کا قابلِ فخر ناقد مسیحیوں کو بزعم خود بد دیانت و بد اعتقاد دکھا کر ان کی مسیحیت کو غیر اسلام بتا کر۔ ان کی بائبل کو محرف و ناقابلِ اعتبار کتاب بیان کر کے قرآن و اسلام محمدی کی اور آپ کی سچائی صداقت کی جس کا ذکر تحقیق الاسلام میں ہو چکا ہے وہ زبردست تکذیب و تکفیر کر گیا ہے جس کی مثال حضرت محمد کے زمانہ کے اہل کفر کی تکذیب و تکفیر ہی ہو سکتی ہے۔

اب ہم کسے سچا اور کسے جھوٹا کہیں

احمدیت نے خواجہ عباد اللہ صاحب کے ساتھ یہ بات ظاہر کی ہے۔ کہ عیسائی اول درجہ کے بد دیانت و بد امانت ہیں۔ بد اعتقاد ہیں اسلام کے مسلم نہیں ہیں۔ ان کی بائبل محرف و تحریف شدہ کتاب ہے۔ ہرگز قابلِ عمل نہیں ہے۔ اس کے برعکس احمدیت کا مسلمہ و مصدقہ قرآن اور اُن کا مسلمہ نبی رسول حضرت محمد بزبان تحقیق الاسلام مسیحیوں کو اول درجہ کا نیک، پارسا و امانت دار خدا اپنے نیک اعتقاد، نیک عمل، دین اسلام کے مسلم و امام قرآن محمدی کے موحد و عارف۔ حضرت کے معلم و ہم مذہب ثابت کر چکا ہے۔ اور مسیحیوں کی بائبل کی سچائی و صداقت کے۔ اس کی اصلیت و اعتبار کے وہ راگ گا چکا ہے۔ جو اپنی آپ مثال ہیں۔ الہ المسیحیت کی وہ صداقت بیان کر چکا ہے جو حقانیت کا اعلیٰ درجہ رکھتی ہے مسیحیت و بائبل و الہ المسیحیت و مسیحیت کے منکروں اور مکذبوں کو جہنم واصل کر چکا ہے۔ اس پر احمدیت اور خواجہ عباد اللہ صاحب کا مسیحیت و مسیحیوں کی تکذیب و توہین کرنا مسیحیوں کی بائبل اور اُن کے عقائد کی تکفیر کرنا اگر قرآن و اسلام محمدی کو۔ اگر حضرت محمد اور آپ کی رسالت کو جھٹلانا نہیں۔ اگر قرآن و اسلام کی تکفیر و تکذیب کرنا نہیں۔ اگر حنفیت کے قدیم کفر و شرک کی حمایت کرنا نہیں۔ تو اور یہ ہی کیا سکتا ہے؟ اگر احمدیت کو اور خواجہ عباد اللہ صاحب کو قرآن و اسلام محمدی سے اور حضرت محمد سے اس قدر بغض و عناد نہ تھا تو کم از کم اس کا علم مسیحی اور تمام کی مسلم پبلک کو تحقیق الاسلام پر تنقید لکھنے سے اور بھی صفائی سے ہو گیا ہے گو پیشتر احمدیوں کو مسلم صاحبان کفار میں شامل کر چکے تھے۔ مگر اُن کی آگاہی میں اُن کے کفار ہونے کے ثبوت کم آئے تھے۔

اب تو احمدی صاحبان کے کفر از اسلام کے مرتکب ہونے میں تل برابر شک و شبہ نہیں جو تحقیق الاسلام کی تنقید اس بات کا کافی ثبوت ہے آخر میں ہم پیغام کو کہہ دیتے ہیں کہ ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

خدا سے روزانہ ملاپ کا طریقہ

اے خدا از صبح کو میری آواز سُنیگا کہ میں اپنے تئیں تیار کر کے تیری طرف تاکتا رہونگا۔ زبور ۵:۳۔

حضرات ہم میں سے کون ہے کہ جس کی آرزو یہ نہ ہو کہ ہم کو ہر روز اپنے حقیقی محبوب کا دیدار ہو دے اور خدا سے ملاقات نصیب ہو۔ یقیناً ہر ایک تشنہ کام عاشق الٰہی کی خواہش یہی اور صرف یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کے دیدار سے ہر روز بہرہ اندوز ہو۔ مگر افسوس ہم میں سے کتنے ہیں کہ جن کی خواہش تو ہے مگر دیدار سے محروم۔ دائمی تسلی سے مایوس۔ بلکہ یوں کہو کہ جنہوں نے کبھی بھی خدا کی تجلی کا پرتو نہیں دیکھا پر نہیں دیکھا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ وجہ! سو جہاں تک میں خیال کرتا ہوں ان لوگوں نے کلام پاک کو تدبر کے ساتھ پڑھنے سے ہمیشہ احتراز کیا ہے۔ اول تو شاید کبھی پڑھنے کا موقع ہی ایسے حضرات کو کم ملتا ہے اور اگر کبھی ہوتا بھی ہے تو یونہی ایک عبارت کو سرسری نگاہ سے دیکھنے کا نام تلاوت مقرر کر لیتے ہیں۔ ورنہ اگر وہ لوگ کلام پاک پر غور کریں تو اُن کو ایسا رستہ مل سکتا ہے کہ وہ اپنے خدا سے روزمرہ ملاقات کر سکیں۔ ذیل میں ہم داؤد نبی کے صحیفوں سے چند ایک آیات کہ جن سے وہ راستہ ہم کو ملسکتا ہے معرض تحریر میں لاکر دکھانا چاہتے ہیں کہ واقعی خدا نے ہم کو گمراہی میں نہیں چھوڑا۔ بلکہ ہم خود کلام پاک کی پاک تلاوت چھوڑ کر خدا سے دور ہونے کے سامان پیدا کرتے ہیں۔ اب ملاحظہ ہو۔ داؤد کہتا ہے کہ "وہ ہر وقت تجھ سے دعا مانگیگا" اور اس کے علاوہ وہ کہتا ہے کہ "میں تجھ سے دعا مانگونگا"۔ مگر ہمارے ضبط

شدہ آیت سے پایا جاتا ہے کہ دعا کا مناسب موقع صبح کا ہے۔ اور اسی زبور کی دوسری آیت سے صاف ظاہر ہے کہ دعا کا وقت نہ صرف یقینی طور پر صبح ہی کا ہے بلکہ ہر وقت۔ اب اہل عقل کے لئے گو یہاں ان دونوں آیات کے مطالب میں کوئی نقیض واقع نہیں ہوتا۔ مگر تاہم ایک سادہ لوح آدمی کہہ سکتا ہے کہ پھر دعا کا کونسا وقت ہوا۔ کیا صبح کا ہی یا ہر وقت۔ اس کے جواب میں بجائے اس کے کہ خود جواب دیں ذیل کی چند آیات پر اکتفا کرتے ہیں۔ کیونکہ عقلی دلائل سے ممکن ہے کہ کسی صاحب کو اعتراض ہو۔ مگر نقلی دلائل (بائبل کی آیات سے) سے کون شخص ہے کہ انکار کرے۔

(۱) داؤد اپنے زبور میں کہتا ہے کہ خداوند تو صبح کو میری آواز سُنیگا اور یہی نہیں کہ صرف صبح ہی کو بلکہ ہر وقت۔

(۲) دانیل بھی اپنی کتاب میں کہتا ہے کہ صبح کو شام کو اور دوپہر کو بھی دعا کرونگا اور میں چلاؤنگا لیکن اس نے یہ خیال نہیں کیا کہ بس یہ کافی ہے۔ لیکن اُس نے کہا ہے کہ میں دن میں سات بار تیری ستائش کرونگا اور خاصکر صبح کو۔

(۳) داؤد اپنے زبوروں میں کہتا ہے کہ اُس کے کان اُس کے سے سچو اُس کو پکارتے ہیں۔ کھُلے رہتے ہیں۔

(۴) پھر یوحنا اپنی انجیل میں یسوع کی بابت کہتا ہے کہ اس دن مجھ سے کچھ نہ پوچھوگے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر باپ سے کچھ مانگوگے تو میرے نام سے تم کو دیگا۔

پس ان آیات میں آیت نمبر ۳ سے صاف طور پر واضح ہے کہ ہم کو دعا مانگنی چاہیئے۔ کیونکہ دعا مانگنا بمنزلہ معراج کے ہے اور رفیع الدرجات بننے کا ایک اعلیٰ موجب اور خداوند سے دعا مانگنے کے دوسرے معنے یہ بھی ہیں کہ ہم خود کو خاکسار شمار کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم خود کو خاکسار نہ تصور کرتے تو تذلل کے ساتھ ہم کو خدا سے مانگنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ پس ہمارا دعا مانگنا نہ صرف خدا کے حقیقی کی اعلیٰ طاقتوں اور صفات محمودہ کا ہی بلکہ خود اپنی خاکساری کا بھی اعتراف کرنا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ دعا ہونی چاہیئے اور ضرور مانگنی چاہیئے۔ اب رہا وقت کا سوال سو باقی تین آیات میں اُنکا حل بھی صاف طور پر نمایاں ہے۔ یعنی ہر وقت خصوصاً صبح کو۔ ہر وقت تو اس لئے کہ ہم ہر وقت خدا کی میں رہتے اور اس کے انعام واکرام۔ اس کی رحمتوں کے اثمار شیریں پاتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ کس وقت؟ ہر وقت۔ پھر کیا وجہ کہ شکر ہر وقت ادا نہ کیا جائے پس اپنی خواہشات کے برآنے کے لئے عاجزانہ التجا کرنے اور بار آور خواہشات کے لئے شکر کرنے کا نام دعا ہے اور کوئی وقت ایسا نہیں کہ ہم کو ان باتوں سے مفر ہو۔ اور جب ہمارے خیالات کبھی بھی آزاد نہیں ہو سکتے تو پھر کیوں نہ ہر وقت ہی اس سچے داتا منبع جود وسخا اور برتر خدا کی چوکھٹ پر پڑے۔ مانگتے رہا کرتے۔ پاتے اور کھاتے اور شکر کرتے رہیں۔ پس ان حالات کے ماتحت تعین اوقات کی کیسی؟ اب رہا یہ سوال کہ دعا مانگنے کے لئے صبح کے وقت تخصیص کیوں ہے۔ سو عرض ہے کہ کلام پاک اور نبیوں کے نمونے سے ہم کو اتنا تو معلوم ہو گیا ہے کہ صبح کا وقت دعا کرنے کے لئے نہایت اعلیٰ ہے اور بہیں حکمت چند نقلی (مقدس آیات) دلائل سے بھی کافی طور پر ثابت ہوتی ہے۔ مگر چونکہ طوالت کا خوف ہے۔ اس لئے ہم نقلی دلائل (مقدس آیات کو دوسرے وقت کے لئے محفوظ رکھتے ہیں اور فی الحال چند ایک دلائل عقلیہ بیان کرتے ہیں کہ صبح کے وقت کی تخصیص کیوں ہے۔ سو سُنئے

(باقی آئندہ) راقم۔ جان سٹیفن کیلب

اشاعت مذہب

کچھ عرصہ سے قصبہ نارووال میں اشاعت مذہب کا دور دورہ بر سر پیکار رہا اور یہی خیال کہ ہمارا مذہب ہی مذہب حقیقی اور نجات کا اصلی زینہ ہے۔ مختلف مذاہب کے مختلف فرقوں نے اپنے اپنے مولوی صاحبان اور پنڈت صاحبان کو بُلا کر ہمالیہ اور اعظم کی بانہہ چوٹیاں دکھانی شروع کیں اور نتیجہ خاک نہ نکلا ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا۔

بلکہ ماسوا اس کے ایک فرقے نے دوسرے فرقے پر اور ایک مذہب نے دوسرے مذہب پر حملہ کر کے کذب بیانی اور فحش بیانی کے تیروں کی وہ بوچھاڑ کی کہ الاماں۔ اور نیز اپنے ناخنِ تدبیر سے اور غلاخن تقریر سے نازک اصحاب کے دلوں پر وہ نمک پاشی کی کہ جس کا بیان میری قلم تو کیا کوئی مہذب انسان بھی اس کو سننا گوارا نہ کریگا یہاں تک کہ جب کسی محمدی کا پارہ تیزی پر آیا تو جھٹ ہندوؤں کے اوتاروں پر تمسخر اڑایا اور مسیح کی پاک ذات مبارک پر عیب لگایا اور ادھر جب ہندوؤں میں دیانندی آگ سُلگی تو محمدی پیغمبروں کو نیلا پیٹ میں لا کر مذاق میں اُڑایا اور آں خداوند کی بے عیب ہستی پر دھبہ لگایا۔ پس اشاعت مذہب اگر اسی کا نام ہے کہ دوسروں کے نازک دلوں کو

ٹھوکروں سے پاش پاش کیا جائے زوج

براین عقل و دانش بباید گریست

بہذا ایسے متواتر حملوں سے حمیت مسیحی جوش میں آئی اور غیرت انسانی نے مجبور کر دیا کہ کسی پادری صاحب کو بلا کر ان مختلف مذاہب اور فرقوں کو وندان شکن جواب سے تسلی کرائی جاوے اور اشاعت مذہب کا طریقہ اور مسیحی مذہب کی صداقت کا نمونہ قصبہ نارووال کی چار کوٹ میں ڈنکے کی چوٹ سے دکھایا جاوے

مسیحیانِ قصبہ نارووال کی طرف سے جناب پادری عبدالحق صاحب کو دعوت

پس جب یہ ارادہ ہوا تو پھر کیا تھا دھڑا دھڑ چندہ ہونا شروع ہو گیا۔ اور فوراً مسیحیانِ قصبہ نارووال کی طرف سے پادری صاحب موصوف کو دعوت دی گئی تاکہ وے اپنی گوہر فشانی اور تقریر زبانی اور مسیحی تجربہ سے نہ فقط ہمارے ہی دلوں کو مسرور و ممنون فرمائیں بلکہ غیر اقوام کو بھی اعجاز عیسوی کے جوہر دکھادیں اگرچہ شروع شروع میں اس کی کچھ مخالفت ہوئی کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے مبادا کہ آپس میں باہمی شکر رنجی و نفاق کی ترقی ہو حتی کہ ہاتھا پائی کی نوبت پہنچے۔ مگر نہیں مسیحی ڈٹے اور خوب ہی ڈٹے اور آں صاحب موصوف کو بلا خوف بلا کر ہی چھوڑا۔ مگر میں اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس سب کارروائی کا سہرا مسٹر این کے سرکار سیکنڈ ماسٹر و سپرنٹنڈنٹ مشن بورڈنگ ہائی سکول کے سر پر رہا کہ انہوں نے ایسی حمیت و حوصلہ افزائی دکھائی کہ مردہ مسیحیوں میں تازہ مسیحی روح پھر عود کر آئی۔

واہ مرحبا! کیوں نہ ہو غیرت اسی کا نام ہے اور مسیحی جوش اسے ہی کہتے ہیں کہ خود کر دکھائے اور دوسروں کا حوصلہ بڑھائے۔ پس جناب پادری صاحب موصوف مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۶ء کو چونڈہ سے رات گیارہ بجے کی گاڑی آئے اور آں جناب کا استقبال آتشبازی اور باجے گاجے سے خوب ہی کیا گیا۔ تس پہ طرفہ یہ کہ بورڈنگ کے لڑکوں و دیگر مسیحی نوجوانوں نے بالجنتہ یہ شعر بنا کر گانا شروع کیا ع

یسوع تیری بندگی نوں پادری چلکے چونڈیوں آئے

وغیرہ اس کی ایسی دھوم مچائی کہ جس کا تعلق دیکھنے ہی سے تھا۔ حتی کہ اہل قصبہ کو جو سوئے ہوئے تھے ان کو جگا کر ہی چھوڑا۔

چیلنج

مورخہ ۲۴ء برز سنیچر کی صبح ہوتے ہی تمام بازاروں اور گلی کوچوں میں بذریعہ اشتہارات وڈھنڈورہ اہل قصبہ کے مختلف مذاہب اور فرقوں کو چیلنج دیا گیا کہ وے سب ۹ بجے دن کو احاطہ مشن ہائی سکول میں تشریف لاکر اپنے اپنے مذہب کی حقیقت اور مسیحی مذہب کی صداقت کی پڑتال کریں۔ لہذا وقت معینہ پر قناتوں اور سامان فرش و فروش سے احاطہ کو آراستہ کیا گیا۔ اور حاضرین جلسہ کی آمد آمد ہوئی۔ چونکہ وقت ایسا تھا کہ اس وقت دوکانداران قصبہ و دیگر اہل پیشہ اپنے اپنے کام دھندوں میں مشغول تھے۔ اس لئے حاضرین کی تعداد اتنی نہ تھی جتنی کہ ہم کو امید تھی۔ مگر تاہم بھی بوجہ تعطیل کچہری منصف دسکلاء معززین ناظرین و رؤسائے اہل قصبہ واہل دانش و خرد کافی تھے اور جن کے دل و ضمیر کچھ روشن تھے وہ موجود تھے۔ حتی کہ احاطہ کچھ

کچھ خالی رہ گیا۔ (باقی باقی)　　دھنی

ریویو

تحقیق الاسلام حصہ سوم

اس کے مصنف جناب پادری غلام مسیح صاحب اڈیٹر نور افشاں لاہور ہیں۔ آپ نے موجودہ اسلام کی حقیقت کو طشت از بام کر کے ثابت کر دیا ہے کہ حقیقی اسلام دین مسیحی ہے موجودہ اسلام اسلام نہیں۔ کتاب نہایت تہذیب اور متانت کے ساتھ محققانہ پیرایہ میں لکھی گئی ہے اور ہماری رائے میں بھی یہ درست ہے کہ مذہب اسلام بذاتِ خود اپنی پونجی کچھ نہیں رکھتا۔ جو کچھ اس کے پاس ہے وہ تمام کا تمام یہودی اور عیسائیوں کا مال و متاع ہے۔ اگر محقق صاحب ذرا اور قدم آگے بڑھاتے تو اصل اسلام کی حقیقت بھی معلوم ہو جاتی کہ اس کی بنا کیا ہے۔ مگر خیر ہم اپنے دوست کی اس نرالی تحقیقات کی داد دیئے بغیر نہ رہینگے۔ ہر انسان کو اس تحقیقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے کتاب ۲۶×۳۰ سائز ۱/۲۰ (۲۳۰) صفحہ کی ہے۔ قیمت بغیر محصول ڈاک عہ۔ (اڈیٹر آریہ مسافر آگرہ)

قابلِ توجہ خریداران نور افشاں

مینیجر نور افشاں کی طرف سے نور افشاں کی ۳۰ نمبر کاپیاں ہر ہفتہ شائع کی جاتی ہیں۔ جو کہ ذیل کی شرائط پر مفت بھیجی جا سکتی ہیں۔ نور افشاں کی اشاعت کے دوست انکا ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ اس دوست کا پتہ صفائی سے لکھ کر مینیجر نور افشاں کے دفتر میں بھیجیں جن کے لئے زائد کاپی کی ضرورت ہو۔

۲۔ جس تاریخ کا پرچہ مطلوب ہو صفائی سے لکھی جائے۔



۳- اگر نور افشاں کی کاپی طلب کرنے والا دوست یہ چاہتا ہو کہ جس دوست کے پاس وہ کاپی بھجوانا چاہتا ہے اس پر بھجوانے والے دوست کا نام وپتہ لکھا جائے تو یہ بھی تحریر کیا جائے۔

۴- نور افشاں کی کاپی بھجوانے یا طلب کرنے والے دوست کو چاہیئے کہ وہ ایک آنہ کا ٹکٹ پوسٹیج کے لئے درخواست کے ہمراہ ضرور ارسال کرے۔

۵- اگر کسی خاص مضمون کا پرچہ مطلوب ہو تو اس مضمون کا صفائی سے پتہ لکھا جائے۔

مینیجر نور افشاں

تحفۂ رسا بریلوی

اے میرے فرزند کر تو میری باتوں کو قبول
اور رکھ مدِ نظر سب میرے حکموں کے اصول
آشنائی کر تو دانائی سے تا کچھ ہو حصول
دل لگا تعلیم سے تو تا ہو نیکوں میں شمول
آسمانِ ارتقا پر چڑھنے کا زینہ ہے یہی
سچی دولت کا زمانے میں خزینہ ہے یہی
اس طرح سے کر مآلِ زندگانی کی تلاش
نیک ناموں کو ہو جیسے کامرانی کی تلاش
ہے مناسب اس طرح گنجِ نہانی کی تلاش
تشنہ لب کو جس طرح ہوتی ہو پانی کی تلاش
ہو دل و جاں سے تو شیدائی عروسِ فہم کا
مستحق تا ہو خدا کے التفات و رحم کا
جاگزیں دل میں رہے خوفِ خدائے ذوالجلال
ہو تجھے حاصل خداشناسائی نیکی میں کمال
کام کر ایسا نہ ہو جس کی زمانے میں مثال
بیکس و لاچار کا ہر وقت لازم ہو خیال
نیکیوں میں دے جگہ دنیا کچھ ایسا کام کر
یادگارِ خلق بنتا ہے تو پیدا نام کر

دانش و فہمید سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں
دیدہ ور جاہل میں گو اُنکی کوئی وقعت نہیں
سب دلائل ہیچ ہیں جز اُن کے کچھ صورت نہیں
پا لیا جس نے اُنہیں ہوتی اُسے خفت نہیں
قدرتِ تفہیم جس انساں کو حاصل ہو گئی
سہل اس کے سامنے ہر ایک مشکل ہو گئی
کھل گیا عقدہ ہر اک دورِ لاموسوم سے
آج اُس ساقی کی نکلی ہے سواری گام سے
مل نہیں سکتی یہ دولت یہ ناداں شوم سے
مانگ اس نعمت کو ہر دم بادۂ قیوم سے
دیکھ وہ شیشوں میں آئی ابرِ رحمت کی شراب
وقت ہے جھک جا دعا میں ہو گی فوراً مستجاب
رہ خوشی عشقِ خداشناسائی حق میں صبح شام
تا عروسِ فہم خدمت میں رہے حاضر مدام
ہو سبق آموزِ عالم تیری باتوں کا نظام
فیض پائیں جن سے سب چھوٹے بڑے [illegible]
اہلِ دانش تیرا لوہا مان جائیں دہر میں
جابجا ہو تیرا ذکرِ خیر ہر اک شہر میں
دولتِ دانائی پائے غیب سے تو ہر گھڑی
گر رہے آنکھ اس حسینِ لم یزل سے بس لڑی
علم کی تکمیل کر ہر شکل تو سمجھ کر کڑی
قدردانی تیری جس سے ہو زمانے میں بڑی
مجلسِ علم ادب تیرا استقبال ہو
ماہرانِ فن کی آنکھوں میں تجھے اجلال ہو
تیری حورِ انبساط اب تیری مہمانی کرے
خود تری فہمید ہی تیری نگہبانی کرے
تیرے سر پر ابرِ رحمت گوہر افشانی کرے
سرخرو تجھ کو جہاں میں لطفِ یزدانی کرے
تو صداقت اور عدالت کے رہے تابع مدام
راستی کی سیدھی راہوں میں چلے بس تیرا گام

یاد رکھ رہتے ہیں سیدھے لوگ ہی آرام سے
صادقوں کی نسل بس محفوظ ہے آلام سے
فاسقوں کو ڈر نہیں شیطان کے انجام سے
پھنس کے بس وہ صاف جاتے ہیں نکل اسلام سے
اے رسا یہ پند آبِ زر سے لکھنا چاہیے
دانش و فہمید سے بس شوق رکھنا چاہیے

خبریں

لندن- ۱جولائی۔ سر مائیکل اوڈوائر نے ٹائمز کے کالموں میں ایک چٹھی شائع کرائی ہے۔ جس کے دوران میں آپ لکھتے ہیں کہ امرتسر کے واقع کے متعلق انگریزی نکتہ چینی کی وجہ یہ تھی مقامی فوجی اور سول حکام نے واقعہ کی سخت ترین نوعیت اور فسادات کی حدود کے متعلق اطلاع روک لی تھی۔ سر مائیکل اس امر سے انکار کرتے ہیں کہ پنجاب گورنمنٹ نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ بلکہ بخلاف اس کے تمام اطلاعات گورنمنٹ ہند کو فوراً ارسال کی گئی تھیں۔ مگر وزیر ہند کو گورنمنٹ ہند نے بالکل مبہم اور غلط فہمی میں ڈالنے والی اطلاعات ارسال کی تھیں اور مزید برآں یہ مبہم اطلاعات بھی انگریزی پریس میں شائع نہیں کی گئیں۔ مزید آپ لکھتے ہیں اس میں شک نہیں کہ جب نومبر ۱۹۱۹ء میں یہ سارے حالات برٹش پبلک میں شائع کئے گئے تو صداقت کو دبا رکھنے کے خلاف ناراضگی اور نفرت کا ایک طوفان بپا ہو گیا تھا۔ بدقسمتی سے وہ طوفان اُن کے خلاف نہیں اٹھایا گیا تھا۔ جو ذمہ وار تھے اور جنہوں نے کامیابی سے عدم واقفیت کا اظہار کیا تھا۔ بلکہ یہ طوفان اُن کے خلاف تھا جنکو صورت معاملہ سے واسطہ پڑا تھا۔ خصوصاً جنرل ڈائر کے خلاف



اب جنرل موصوف کا طرز عمل برطانوی عدالت میں الزامات سے بری قرار دے دیا گیا ہے اگر اصلی حالات اسی وقت جبکہ گورنمنٹ ہند کو ارسال کئے گئے تھے شائع کر دیے جاتے تو برطانیہ اور دوسرے ممالک میں ہر جگہ جنرل ڈائر کو بری خیال کیا جاتا۔ (بندے ماترم)

الہ آباد ۱۰ جولائی ۔ پائنیر کو معلوم ہوا ہے کہ بغاوت خوست ابھی تک فرو نہیں ہوئی اور افغان گورنمنٹ کو اس سے بہت تشویش ہو رہی ہے۔ باغیوں کے لشکر پھر جمع ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف افغانی افواج بھی ابھی تک خوست میں ڈیرے ڈالے پڑی ہیں۔ ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ۵ جون کو مراکا میں سخت خونریز جنگ ہوئی۔ کہ جن میں باغیوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ باغیوں کے ساڑھے تین سو آدمی قتل کئے گئے اور ۷۸ زخمی ہوئے۔ وزیر جنگ کابل سے خوست آگیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسی جنگ کے بعد افغانی افواج نے سوہاک اور زدرت قبائل کے ۲ ہزار آدمی قتل کئے اور ان کے ۳۰ قلعوں کو جلا دیا۔ (ر)

شملہ ۔ پنجاب کی گورنری کی گدی پر بیٹھنے کے بعد سر میلکم ہیلی اکالی سوال کے متعلق بہت مصروف رہے ہیں۔ جیتو کے مقدمہ کے فیصلہ کی اشاعت نے ان کی توجہ پھر اس صورت معاملات کی طرف کھینچ لی ہے۔ فیصلہ نے ظاہر کر دیا ہے کہ مذہبی رسوم کی ادائیگی میں پہلے پہلے کوئی مداخلت نہیں کی گئی۔ اور بہت سے آدمیوں کا جتھہ جس نے سب اول جیتو پر حملہ کیا وہ تشدد آمیز تھا اور طاقت استعمال کرنے پر تلا ہوا تھا۔ کیونکہ عرصہ سے اکالی عوام کا جوش بہت بڑھا ہوا ہے۔ اور اکالی لیڈروں نے جتھوں کو دوبارہ شروع کرنے کا اعلان کر دیا ہے اور وہ بھرتی کرنے میں ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ اس اثنا میں مزید وفادار سکھوں نے مخالف اکالی ایسوسی ایشن بنا لی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے انتہا پسندوں کو ذہن نشین کرا دیا ہے کہ کچھ بھی گفت و شنید کو دوبارہ جاری کرنے کے لئے گورنمنٹ پھر کوشش نہیں کریگی۔ اس وقت کے لئے اعلانات یہ ہیں کہ گورنمنٹ اپنی سرگرمیاں قانون اور امن قائم رکھنے پر مرکوز کریگی۔ اس امید کے ساتھ کہ قوم کو نقصان پہنچنے کا زیادہ تر خیال ماڈریٹ اور وفادار سکھوں کی انتہا پسند لیڈروں کی موثر مخالفت کے لئے حوصلہ افزائی کریگا اور اگر انتہا پسند لیڈروں کو عوام کی نظروں میں گرایا جا سکیگا تو اس معاملہ کا حل سامنے آجائیگا۔

(بندے ماترم)

امرتسر ۱ جولائی ۔ نویں شہیدی جتھا میانی ننڈ سے سبھراؤں پہنچا وہاں سے جب وہ دریائے بیاس پار کرنے کے لئے روانہ ہوا تو معلوم ہوا کہ پولیس نے ٹھیکہ داروں کی تمام کشتیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس لئے جتھا پار نہ جا سکا چنانچہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے اطلاع ملنے پر کہ وہ پار نہیں جا سکے ایک عارضی پل بنانے کا پربندھ کیا ہے تاکہ جتھا پار ہو سکے۔ عارضی پل بنانے کے لئے کئی لائق انجنیر اور سامان رسے بانس۔ ترپالیں۔ رسیاں وغیرہ ہر ایک ضروری سامان آج سات آٹھ موٹر لاریوں کے ذریعہ موضع سبھراؤں کی طرف روانہ کر دیا گیا ہے جس سے اس جگہ عارضی پل بنا کر جتھے کو پار کیا جائیگا۔ (ر)

تمام ملک میں یہ خبر تشویش اور افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ احمد آباد میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کے دوران میں جو صدمہ مہاتما جی کو پہنچا ہے اسکی وجہ سے ان کی صحت پھر بگڑ گئی ہے۔ (ر)

کلکتہ ۱۰ جولائی ۔ آج ایڈووکیٹ جنرل چیف جسٹس کے روبرو پیش ہوا۔ آنریبل مسٹر کاٹن پریذیڈنٹ بنگال لیجسلیٹو کونسل کے خلاف مسٹر کمار شنکر رائے نے جو مقدمہ دائر کیا تھا اس کے متعلق فیصلہ دیتے ہوئے جسٹس سی سی گھوش نے وزراء کی تنخواہوں کا بل پیش کرنے کے خلاف احکام امتناعی جاری کئے تھے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے اس امر کی اجازت مانگی کہ اس فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کی اجازت دی جائے۔ چیف جسٹس نے ایڈووکیٹ جنرل کو کہا کہ معاملہ کا کل رشنکر داس ذکر کیا جائے (ر)

ہمعصر نیو انڈیا کو لندن سے ایک خاص تار موصول ہوا ہے کہ ولایت کی نیشنل ٹریڈ یونین اور نیشنل مزدور پارٹی ہندوستان میں تشویش انگیز صورت معاملات کو دیکھ رہی ہے اور مزید اصلاحات دیئے جانے کے لئے جو ۱۰ سال کی میعاد مقرر ہے۔ اسے کم کرانے کی کوشش کر رہی ہے نیشنل مزدور پارٹی کے کئی ممبروں نے بات چیت کے دوران میں یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ ہندوستان میں موقعہ پر پہنچکر تحقیقات کرنے کے لئے ایک چھوٹا سا ڈیپوٹیشن بھیجنے والے ہیں۔ ہندوستان کے تمام پالیٹیشنوں کو مزدور پارٹی کو ہندوستان میں اپنا وفد بھیجنے کے لئے دعوت دینی چاہئے (ر)

امرتسر ۱۰ جولائی ۔ سردار رنجیت سنگھ تاجر کو زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پہلے ان کے خلاف زیر دفعہ ۱۰ (۲) بھی مقدمہ چلایا گیا تھا۔ مگر اپنی رہائی کے بعد شرومنی کمیٹی کے پرچار پر سرحد کو چلے گئے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کچھ عرصہ کابل میں بھی رہے ہیں اور جب وہ جلال آباد جا رہے تھے انگریزی علاقہ میں گرفتار کر لیے گئے۔ اب انہیں امرتسر لایا گیا ہے۔ ان کے خلاف مقدمہ بہت جلد شروع ہو جائیگا

نارکینشور ۱۰ جولائی۔ تارکیشور ستیہ گرہ میں آج بھی ۱۶ والنٹیروں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

پٹیالہ ۹ جولائی۔ دیوان نرنجن پرشاد ایم۔ اے قانونی ممبر ریاست پٹیالہ گورنمنٹ کو لالہ دینا ناتھ کی جگہ جنکو ریاست منڈی میں وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے وزیر خارجہ بنایا گیا ہے۔ (ا۔ا)

بنارس ۹۔ جولائی۔ بابو سمپورن نند نے جو لوکل کانگرس کمیٹی کے سرکردہ رکنوں میں سے ہیں احمد آباد رزیدیوشن کی پیروی کرتے ہوئے کانگرس سے استعفا دیدیا ہے۔ آپ کو کانگرس کمیٹی کی طرف سے لوکل میونسپل بورڈ کا بھی ممبر منتخب کیا گیا تھا۔ آپ نے سکرٹری کانگرس کو لکھا ہے کہ اگر آپ چاہینگے تو میں ممبری بورڈ سے بھی مستعفی ہو جاؤنگا۔ (ا۔ا)

کلکتہ ۱۰ جولائی۔ گورنمنٹ بنگال کا ایک غیر معمولی گزٹ شایع ہوا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر صاحب نے لیجیلیٹو کونسل کے اجلاس کو غیر مقررہ وقت تک ملتوی کر دیا ہے۔ (ا۔ا)

ٹوٹیکورن ۱۰ جولائی۔ وبا ہیضہ پھیل رہی ہے۔ سوموار کو ۹ کیس اور ۴ اموات ہوئیں اس وقت ۱۸۰ آدمی مر چکے ہیں۔ افسران ان مسافروں کو جانے کی اجازت دیتے ہیں جن کے پاس کولمبو میڈیکل حکام کے اجازت نامے ہوتے ہیں۔

کلکتہ ۹ جولائی۔ بنگال۔ کوچ بہار۔ اور اڑیسہ میں سن کی پیداوار کے متعلق ابتدائی بیان شایع کیا گیا ہے۔ آسام کے متعلق اعداد ۹ جولائی کو شایع ہونگے۔ آٹھ اضلاع کو چھوڑ کر باقی سب اضلاع میں سن بہت کم بیجی گئی ہے۔ ۲۴ پرگنے جیسور۔ کھلنا۔ راجشاہی جلپگوڑی رنگ پور۔ مالدہ اور نواکھلی کے اضلاع میں پہلے کی نسبت زیادہ رقبہ بویا گیا ہے۔ بنگال میں اس سال کل ۲۳۵۹۱۸۴ ایکڑ زمین میں سن کی کاشت کی گئی ہے۔ گزشتہ سال کے نظرثانی کردہ تخمینہ کے مطابق سن کی کاشت بنگال میں ۲۳۹۸۳۳۴ ایکڑ ہوئی تھی۔ بہار میں اس سال ۳۲۱۲۰۰ ایکڑ زمین کی کاشت ہوئی ہے اور گزشتہ سال ۲۳۳۰۰ ایکڑ زمین میں سن بوئی گئی تھی۔

کولمبو ۹ جولائی۔ اطلاع ملی ہے کہ کسٹمس پریونٹو آفیسر نے سوموار کو "تشلنگیان" نامی جرمن جہاز کو گھیر لیا اور ۱۹ پارسلوں میں سے جنکے متعلق یہ جھوٹا بیان دیا گیا کہ ان میں مشینری کا سامان ہے ۱۰۰ رائفلیں دو سو ریوالور اور کچھ بارود برآمد ہوا۔ کپتان کو ان اشیاء کا ٹھیک نام نہ بتانے پر ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا اور برآمد شدہ خلاف قانون اشیاء ضبط کر لی گئیں۔ یہ اشیاء بظاہر طور پر کوبے کو بھیجی جا رہی تھیں لیکن دراصل ان کی منزل مقصود چین تھی۔

دہلی میں مقامی گورنمنٹ کا اعلان

دہلی ۹ جولائی۔ آئندہ بقرعید کے موقع پر کسی قسم کے فرقہ وارانہ جھگڑے کے امکان کو رفع کرنے کے لئے لوکل گورنمنٹ نے ایک اعلان شایع کیا ہے۔ جس کے ماتحت کسی شخص کو کسی طرح کی لاٹھی اپنے پاس رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جہاں تک اندازہ لگایا جا سکتا ہے یہاں صورت حالات پر امن ہے اور امید کی جاتی ہے کہ عید امن وامان سے گذر جائیگی۔

لنڈن ۲۹ جون۔ روس کے متعدد ضلعوں خصوصاً والنگا سے نہایت سنسنی خیز خبریں موصول ہوئی ہیں۔ جہاں کسان اپنے مویشی بوجہ قحط نہایت ارزاں فروخت کر رہے ہیں اور روٹی اور غلہ خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ انہیں اندیشہ ہے کہ کہیں ۱۹۲۱ء والا قحط پھر نمودار نہ ہو۔

امریکہ میں طوفان نوح کا اعادہ

اس عنوان سے اخبار ہمدم ۳ جولائی۔ یہ خبر شائع کرتا ہے کلیولینڈ ۲۹ جون امریکہ کی ریاست ادہیو میں ایک سخت تباہ کن طوفان آیا۔ کہا جاتا ہے کہ شہر موریین بالکل تباہ ہو گیا اور وہاں کے ۳۰۰ آدمی ہلاک اور کم از کم ۵۰۰ مجروح ہوئے۔ دردناک اپیلیں بغرض امداد موصول ہو رہی ہیں۔ سینیڈیکی اور المریہ نامی دو قصبے تباہ و برباد ہو گئے ورجنی کے سرکاری تخمینے میں ایک لاکھ بیس ہزار کا نقصان ہوا اور اس کے اندر سے ۶۵ لاشیں برآمد ہوئیں۔ جھیل کے سامنے جو قصبات تھے ان کا سخت نقصان ہوا۔ (الفضل)

لنڈن ۳ جون۔ جریدہ ٹائمز کا نامہ نگار متعلقہ کرون رقمطراز ہے کہ معاہدہ وارسلز کے ماتحت اب ایک لاکھ سے زائد جلاوطن جرمنوں کو فرانس اور بلجیم کے متفرق علاقوں میں مراجعت کی اجازت ملگئی ہے۔ نامہ نگار مذکور کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جنرل ڈیگوٹی نے بھی ان چار ہزار اشخاص میں سے کئی ایک کو واپسی کی اجازت دیدی ہے جو روہر اور بعض دیگر علاقوں سے جلاوطن کر دیئے گئے تھے۔

لنڈن ۲۷ جون۔ فی انسزا (اطالیہ) میں ایک زلزلہ صبح کے ۳ بجے شروع ہو کر چار گھنٹے تک جاری رہا۔





نہ اس سے غرض ہے کہ وہ کتنے گھنٹے رہا۔ اور نہ یہ کہ وہ کس حالت میں رہا۔ صرف یہ کہ وہ زمین کے پیٹ میں رہا۔ نشان اور تشبیہ جسے لوگ دیکھ سکتے تھے اتنا ہی تھا۔ (باقی آئندہ)

جے۔ علی بخش

آریہ سماج اور شدھی

گذشتہ سے پیوستہ

ہم شدھی کی تعریف اور "آریہ سماج اور شدھی" کا بیان گذشتہ ہفتے بہ یہ ناظرین کر چکے ہیں۔ آج ہم مسیحی نقطۂ خیال سے شدھی کو پیش کرتے ہیں۔

مسیحیت اور شدھی۔ ہمارے ست گرو یعنی خداوند یسوع مسیح نے ایک شخص بنام "نیکودیمس" کو جو کہ یہودیوں کا سردار تھا۔ شدھی کے بارے میں نہایت ہی عمدہ سبق دیا کہ "میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک آدمی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا"۔ نیکودیمس نے اس سے کہا آدمی جب بوڑھا ہو گیا تو کیونکر پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہو سکتا ہے۔ یسوع نے جواب دیا کہ "میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں۔ جب تک آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ وغیرہ یوحنا ۳: ۱ تا ۱۵۔

عالموں کی ریاکاری۔ جب وہ یعنی یسوع بات کر رہا تھا۔ تو کسی فریسی نے اُس کی دن کی دعوت کی پس وہ اندر جا کے کھانا کھانے بیٹھا۔ فریسی نے یہ دیکھ کر تعجب کیا کہ اُس نے کھانے سے پہلے غسل نہیں کیا۔ خداوند نے اس سے کہا کہ اے فریسیو تم پیالے اور رکابی کو اوپر سے تو صاف کرتے ہو لیکن تمہارے اندر لوٹ اور بدی بھری ہوئی ہے اے نادانو جس نے باہر کو بنایا کیا اُس نے اندر کو نہیں بنایا۔ ہاں اندر کی چیزیں خیرات کر دو تو دیکھو سب کچھ تمہارے لئے پاک ہوگا۔ لوقا ۱۱: ۳۷ تا ۴۱ متی ۲۳: ۲۵ تا ۲۸ اور مرقس ۷: ۱ تا ۲۳۔

یسوع کی رشتہ داری شدھی سے

جب وہ بھیڑ سے یہ کہہ رہا تھا تو دیکھو اس کی ماں اور بھائی باہر کھڑے تھے اور اس سے باتیں کرنی چاہتے تھے۔ کسی نے اُس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے باتیں کرنی چاہتے ہیں۔ اُس نے خبر دینے والے کے جواب میں کہا۔ کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔ کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی اور بہن اور ماں ہے"۔ متی ۱۲: ۴۶ تا ۵۰۔

شدھ آتما کے ثبوت

مرتے مرتے مر گئے لیکن نہ چھوڑا آن کو
آ کے دیکھو صاحبو عیسیٰ مسیح کی شان کو

جب اُنہوں نے یہ باتیں سنیں تو جی میں جل گئے۔ اور اس پر دانت پیسنے لگے۔ مگر اس نے روح القدس سے معمور ہو کر آسمان کی طرف غور سے نظر کی اور خدا کا جلال اور یسوع کو خدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھ کر کہا کہ دیکھو میں آسمان کو کھلا ہوا اور ابن آدم کو خدا کی دہنی طرف کھڑا ہوا دیکھتا ہوں۔ مگر اُنہوں نے بڑے زور سے چلا کر اپنے کان بند کر لئے اور ایک دل ہو کر اس پر جھپٹے اور شہر سے باہر نکال کر اس کو سنگسار کرنے لگے۔ اور گواہوں نے اپنے کپڑے ساؤل نام ایک جوان کے پاؤں کے پاس رکھ دیئے پس یہ استیفنس پر سنگسار کرتے رہے۔ اور وہ یہ کہہ کر دعا مانگتا رہا کہ اے خداوند یسوع میری روح کو قبول کر۔ پھر وہ گھٹنے ٹیک کر بڑی آواز سے پکارا کہ اے خداوند یہ گناہ ان کے ذمہ نہ لگا اور یہ کہہ کر سو گیا اور ساؤل اس کے قتل پر راضی تھا۔ اعمال ۷: ۵۴ تا ۶۰ اور ۸: ۱ پھر دیکھو لوقا ۶: ۲۲ تا ۳۸۔ لوقا ۱۴: ۲۶ تا ۱۱ لوقا ۱۹: ۱ تا ۱۰ اور متی ۱۸: ۱ تا ۱۴ وغیرہ۔ یہی ساؤل جو کہ ستیفنس کے قتل ہونے پر راضی تھا۔ اُس نے اپنے اوپر یہ ذمہ لے لیا تھا کہ میں عیسائی قوم اور مذہب کو نیست و نابود کر دونگا۔ چنانچہ اُس نے بہت ہی تعداد میں عیسائیوں کو قتل کروایا اور قید خانوں میں ڈلوایا مگر جب وہ دمشق کو اس نیت سے جا رہا تھا تو خداوند یسوع نے اس اشدھ کو راستہ میں پکڑا اور اُس کو ایسا شدھ کیا کہ وہ ایک نیا مخلوق نیا آدمی جیسا کہ از سرِ نو پیدا ہو گیا۔ اسی ساؤل کا نام شدھ ہو جانے کے بعد پولس رسول ہوا۔ اس بہادر سپاہی کے شدھ ہونے کا قصہ رسولوں کے اعمال ۹: ۱ تا ۱۹ تک ملاحظہ فرمائیں۔

شدھیوں کی باہمی محبت اور سخاوت۔

اعمال ۴: ۳۲ تا ۳۷ اور ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی اور کسی نے بھی اپنے مال کو اپنا نہ کہا۔ بلکہ اُنکی سب چیزیں مشترک تھیں اور رسول بڑی قدرت سے خداوند یسوع کے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے اور ان سب پر بڑا فضل تھا۔ کیونکہ اُن میں کوئی بھی محتاج نہ تھا اس لئے کہ جو لوگ زمینوں یا گھروں کے مالک تھے اُن کو بیچ بیچ کر بکی ہوئی چیزوں کی قیمت لاتے اور رسولوں کے پاؤں میں رکھ دیتے تھے۔ پھر ہر ایک کو اُسکی ضرورت کے موافق بانٹ دیا جاتا تھا

ہم پاک کلام میں سے اور بہت سے ایسے واقعات پیش کر سکتے ہیں۔ مگر انہی پر قناعت کرتے ہوئے موجودہ زمانہ کے چند ایک شہیدوں کا ذکر خیر کرینگے۔

(۱) تھوڑے ہی کے زمانہ کی بات ہے کہ ایک مسیحی بنام "ولایت علی صاحب" کو ایسی بے رحمی سے شہید کیا گیا کہ سُنکر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ قصہ مختصر یہ ہے کہ آپ ایک اعلٰی خاندان سے تھے مخالفوں نے موقعہ پاکر پکڑ لیا اور پاؤں سے پکڑ کر بازاروں اور گلیوں میں گھسیٹتے پھرے۔ حتٰی کہ آپ اسی حالت میں خداوند مسیح میں سو گئے۔ مگر اپنے منجی کا انکار نہ کیا۔ "ولایت علی شہید" نام ایک ٹریکٹ لاہور بک ڈپو سے ملسکتا ہے۔ سچے عاشق ضرور مطالعہ کریں۔

(۲) حال ہی میں ایک صاحب جو کہ اپنے پیارے خداوند کے عاشق صادق تھے تبت میں خداوند کی خوشخبری لوگوں میں سناتے تھے مگر ان لوگوں نے آپ کو شہید کر دیا۔ سادھو سندر سنگھ صاحب کو ان کی چند ایک کتب اور حیبہ ملا۔ جن پر یہ شعر لکھا ہوا تھا

جان جس کی دی ہوئی تھی اُس نے لی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

(۳) پیارے سادھو سندر سنگھ جی کو دیکھ لو کہ نہ دن آرام ہے نہ رات چین۔ ان کو یہی دُھن سمائی ہوئی ہے کہ جہاں کہیں خداوند کا کلام مشنوں کے ذریعہ سے ابھی تک نہیں پہنچا۔ پہنچا دیویں۔ چنانچہ تبت وغیرہ ان کا فیلڈ ہے اور وہ اس ملک میں جا کر خداوند کی خوشخبری لوگوں کو دیتے ہیں۔ ان کے دکھوں مصیبتوں کے قصے جو کہ اکثر انکو تبت وغیرہ کے دورے میں پیش آتے رہے نور افشاں میں ہدیہ ناظرین ہوتے رہتے ہیں۔ سادھو جی کیوں اپنے آرام۔ آسائیش کو چھوڑ کر یہ کام کرتے ہیں۔ اس کا سبب یہی ہے کہ وہ اپنے شفا کرنے والے کا یہ فرمان کہ "جا کر ساری قوموں میں بشارت دو۔ اور انشدہ حونکو شفا کرو"۔ ان کو مجبور کرتا ہے۔

(باقی آئندہ) جان عنایت اللہ

اُردو کتابیں

تقویتہ الایمان۔ خدا کے تجسم و خداوند المسیح کی الوہیت کے ثبوت میں۔ صفحہ ۲۲ - ۱ر

تاریخ خاندان شونبرگ کوٹا۔ زمانہ اصلاح کے ایک مشہور تاریخی قصے کا انگریزی سے ترجمہ۔ صفحہ ۳۲۸ قیمت ۱۲ر رعایتی ۶ر

تاریخ مذہب۔ مذہب کی ابتدا اور ترقی کا حال اور بڑے بڑے مذاہب عالم کی مختصر تاریخ صفحہ ۱۹۲ ۱ر

تاریخ مصر۔ مصریوں کی رسم و رواج۔ تیوہار۔ معبودوں علم الاصنام۔ سلطنت۔ جنگ و فتوحات علم و فنون کے مفصل حالات صفحہ ۱۰۶ - ۸ر

تاریخ روم۔ شہر روم کی بنیاد جلیل القدر۔ تیار روم کا عروج اور طرز حکومت و انقلاب کے پُر لطف بیانات صفحہ ۱۹۲ - ۸ر

تاریخ یونان۔ قدیم یونانی لوگوں کی زندگی۔ انکی سلطنتوں کا عروج و زوال۔ معرکہ آرائیوں نظام سلطنت کے حیرت انگیز واقعات و کوائف صفحہ ۱۲۶ ۸ر

طریق دعا۔ دعا کی کیفیت۔ اس کے متعلقات۔ تاثرات و نتائج اور حصول برکات و محبت الٰہی کے ساتھ دعا کا تعلق۔ اہل دعا کی حرز جاں ہے صفحہ ۸۸ ۲ر

طریق تسلیم۔ پادری اینڈریو مرے صاحب کی انگریزی کتاب کا ترجمہ حقیقی مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے راہنما ہے صفحہ ۲۳۰ - ۳ر مجلد ۴ر

سکرٹیری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پر فضا و صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلٰی تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصہ سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلٰی اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہر قسم خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی کلاسسات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس کا تم ہے متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جو کشتا ۱ عہ سے ۱ لعہ تک ورد کرنل ۷عہ سے ۸عہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم۔اے مہتمم نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا